بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

347/ 03.06.2013

ABSTRACT

Name : Haseen Uz Zaman

Title Of the Ph.D. Thesis : A Study of Persian poets & writers of Amroha

Name Of the Supervisor : Dr. Syed Kaleem Asghar

Name Of the department Dept. of Persian

Jamia Millia Islamia New Delhi

تلخیص

دنیا کی ہر شی کو فنا ہے لیکن علم وادب ہمیشہ صفحہ ہستی پہ باقی رہتا ہے جس کی بنا پر اس علم وادب سے جڑے مقامات اور شخصیات بھی اس کی بدولت زندہ رہتے ہیں۔ سرزمین امروہہ ہندوستان کا وہ مردم خیز اور علم نواز خطہ ہے جس کی ادبی وتاریخی اہمیت زمانۂ قدیم سے مسلم ہے۔ جس کے علماء وفضلاء کی صف اول میں حضرت شاہ ولایت کے پدر بزرگوار میران سید علی بزرگ، امیر کبیر سید محمد خواجہ خطیر اور حضرت شاہ نصیر الدین جیسے بزرگ نظر آتے ہیں کہ جنہوں نے خود اور اپنی اولاد کے ذریعہ شہر امروہہ کی بہت خدمت کی۔ امروہہ کی سرزمین ایک علمی وادبی سرزمین رہی ہے اور یہاں شعراء وادباء اور حکماء زمانہ کا اجتماع رہا ہے۔ کیونکہ فارسی کے تعلق سے تحقیقی وتنقیدی طور پر کام کا ہونا باقی تھا اس لئے " **امروہہ کے فارسی شعراء وادباء۔ ایک مطالعہ**" (**اے اسٹڈی آف پرشین پوئیٹس اینڈ رائیٹرس آف امروہہ**) موضوع کا انتخاب عمل میں آیا تا کہ امروہہ کے علمی وتحقیقی کام کا جائزہ لیا جائے اور مقالۂ مذکور کے ذریعہ ان پر روشنی ڈالی جائے لہذا یہ مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول: "امروہہ کا تاریخی، سیاسی اور سماجی پس منظر":-

اس باب میں امروہہ کا تاریخی، سیاسی، اور سماجی پس منظر پیش کرنے کی کاوش ہوئی ہے۔ شہر امروہہ کب وجود میں آیا اور کس نے بسایا؟ یہ کہنا ممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ عہد اسلام سے پہلے ہندوستان میں تاریخ نویسی کا دستور تھا ہی نہی اسی لئے کوئی مستند تاریخ لکھی ہی نہی گئی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ یہ خطہ ایسے زمانہ میں وجود میں آیا جب وہاں سنسکرت زبان کا بولبالا تھا۔ کیونکہ اس شہر کو ہستینا پور کے " راجہ امرجودہ" سے منسوب کیا جاتا ہے۔ لیکن مسلمانوں کی آمد کے وقت یہاں تگا قوم کی حکومت تھی۔ تگوں میں راجہ ساسا چند اور راجہ کرن نامور راجہ ہوئے۔ پانچویں صدی ھجری کے شروع میں سلطان محمود غزنوی نے شمالی ہندستان پر متواتر حملے کئے ۴۰۸ھ بمطابق ۱۰۱۷ء میں میرٹھ کا محاصرہ کیا۔ اس وقت میرٹھ کا راجہ ہروت تھا۔ اس علاقہ کی حدود ایک طرف برن (بلندشہر) کول (علیگڑھ)، متھرا اور ایٹہ تھیں اور دوسری جانب امروہہ اور سنبھل کے علاقہ تک تھیں۔ علاقہ ام، روہہ میں ریب ندی (رام گنگا) کے کنارہ شدید جنگ ہوئی۔ جس میں راجہ ہروت کو شکست فاش اٹھانی پڑی۔ کچھ عرصہ تک یہاں غزنویوں کی حکومت رہی۔ اور پھر غوریوں نے اس حکومت کو چھین لیا۔ مسلم دور حکومت میں امروہہ میں علماء و ادباء کی ایک خاص جماعت جمع ہونے لگی تھی۔ جس میں ہندستان وغیر ممالک کے نامور ومشہور علماء وفضلاء اور صوفیائے کرام تھے۔

سلطان شہاب الدین کی فتح کے بعد سے امروہہ میں مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ اس وقت یہاں علماء، عرفاء، فقراء اور صاحب معرفت بزرگ تشریف لائے۔ اور یہ سلسلہ مغل عہد کے آخر تک جاری رہا۔

باب دوم: ''امروہہ کا علمی وادبی پس منظر''۔

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ امروہہ میں علماء و ادباء کی ایک خاص جماعت مسلم دور حکومت میں جمع ہونے لگی تھی جس میں اندرون ملک و بیرون ملک کے نامور و مشہور علماء، فضلاء اور صوفیائے کرام تھے جس کا ذکر مختلف کتابوں میں موجود ہے خاص طور سے تاریخ فیروز شاہی میں اس کا ذکر ملتا ہے اس سلسلے میں آگے چل کر کوئی اقتباس کیا جائے گا جس سے ظاہر ہوگا کہ مسلم دور حکومت میں بیرون ہند سے کس قدر اور کس کس طبقے کے حضرات وارد ہوئے تھے۔

باب سوم: ''امروہہ کے ذولسانین شعراء''۔

یہ باب امروہہ کے ذولسانین شعراء کے حالات اور کارناموں پر مشتمل ہے۔ اس باب میں راقم الحروف نے ان شعراء کا ذکر کیا ہے جنہوں نے فارسی زبان وادب کی ناقابل فراموش اور بے لوث خدمات انجام دیں ہیں۔ ان میں کسی خاص ترتیب کا خیال نہیں رکھا ہے بلکہ جس شاعر کے بارے میں معلوم ہو سکا اس کے حالات اور کارناموں پر قلم فرسائی کی ان شعراء میں غیر مسلم شعراء بھی شامل ہیں چونکہ ان کی تعداد کم ہے اس لئے ان کا الگ باب قائم نہ کر کے ان شعرائے کرام کے اسمائے گرامی بھی اسی باب میں شامل کئے گئے ہیں۔ ذولسان شعراء کی فہرست کافی طویل ہے جن میں سے بعض کا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے۔

باب چہارم: ''امروہہ کے فارسی گو شعراء''۔

امروہہ میں شعر و شاعری کے سلسلے میں واضح اور حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ امروہہ میں کس زمانے میں کتنے شاعر ہوئے اور شاعری کا آغاز کب ہوا البتہ نقوش نقوی کی تحقیق کے مطابق ۹۸۱ ہجری کا تعین ہوتا ہے امروہہ میں شاعری یا شعر گوئی کا رواج ۹۶۴ھ سے یا اس سے بھی قبل ہو چکا تھا۔ مغلیہ دور، یا یوں کہہ لیجئے کہ اکبری دور میں تو امروہہ میں شاعری کا خاصہ چرچا ہو گیا تھا۔ بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کے زمانہ میں امروہہ کے شاعر نور عالم ملاّ معروف تھے۔ فیضی ان کی شعر گوئی اور قادر الکلامی کا قائل تھا۔ شعراء امروہہ کی تعریف و توصیف میں ملا نوری کی تحریر کردہ ایک نظم پیش کی جارہی ہے جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ امروہہ شہر میں کتنے عظیم المرتبت شعراء اور ادباء رہے ہیں اور ان کی کیا خدمات ہیں۔

باب پنجم: ''امروہہ کے علماء، فضلاء، ادباء اور ان کی فارسی خدمات''۔

اس باب میں امروہہ کے علماء، ادباء اور فضلاء کا تذکرہ کیا ہے اور انکی تالیفات و تصنیفات پر باقاعدہ روشنی ڈالی ہے۔ کیونکہ امروہہ علم کا مرکز رہا ہے۔ یہاں بڑے بڑے علماء، و فضلاء، و ادباء گزرے ہیں۔ اس شہر میں مسلمانوں کی آمد سے ہی علم کا دریا رہا ہے۔ امروہہ کا مردم خیز خطہ تہذیب کا مرکز تصور کیا جاتا رہا ہے یہاں بھی شعرا و ادباء نے دونو زبانوں میں شعر و شاعری کی ہے اور ادب کو فروغ دیا۔ یہاں کے شعراء و ادباء اور مولفین میں غلام ہمدانی مصحفی، میر حاتم علی، انعام الحق، حکیم نور نظر، سید یوسف حسین اور محمد حسن کے نام سر فہرست ہیں۔ اسلامی علوم و فنون کے مشہور و معروف اسکالر اور قد آور شخصیت مفتی فرید احمد کی مسلم ہے۔ اسی طرح تاریخ نویسی میں مولانا اصغر حسین صاحب اور محمود عباسی کی مشہور و معروف شخصیت ہیں۔

☆☆☆☆☆